السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جلد نمبر50،شمارہ17،احکام ومسائل کے کالم میں ص8) پرآخری سوال کہ خاندانی منصوبہ بندی کس حدتک کرنا جائز ہے ؟ تواس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اسلام منصوبہ بندی کا قائل نہیں راقم الحروف کواس نظریہ) سے اختلاف ہے میرے ناقص مطالعہ کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے اوریہ بھی منصوبہ بندی کی ایک شکل ہے اوربعد میں اس پر عمل جاری رہا اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اس کو جائز سمجھتے تھے اس کے شواہد بخاری ومسلم میں ہیں اس کے متعلق جوروایتیں ملتی ہیں (صحیح البخاری کتاب النکاح باب العزل (5207تا5210)ان پرآپ بحث کریں کہ ان کا مطلب یہ ہے ؟یہ کس لیے ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منصوبہ بندی اورعزل میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں قطع نسل مقصود ہوتا ہے جب کہ فعل عزل عارضی اوروقتی شئی ہے اس کے باوجود بسا اوقات حمل ہوجاتا ہے پھر فعل عزل کو بھی شرع میں مکروہ سمجھا گیا ہے جواز کی صورت میں عورت کی رضا سے متعلق کیا گیا ہے کیونکہ اس سے لذت میں کمی واقع ہوجاتی ہے لہذا منصوبہ بندی کو عزل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص632

محدث فتویٰ